۱۷ ۔ عہد جدےد کے مسےحی پشےمان ہونا بھول گئے ہےں

"توبہ کرو کےونکہ آسمان کی بادشاہی نزدےک آ گئی ہے ۔"(متی ۳:۲)

بہت سارے مسےحی اےسے بھی ہےں جو توبہ کے لفظ سے ناواقف ہے ۔پرانے عہد نامہ مےں ےہودی گناہوں کی معافی کے لئے سال بہ سال قربانی

چڑھاتے تھے ۔مگر ہمارے خداوند ےسوع مسےح نے اےک ہی بار قربان ہوکر ہمارے گناہوں کو اپنے بےش قےمت خون سے دھوےا ۔مسےحی لوگ ےہ تصور کرتے ہےں کہ اب ان کے گناہ مکمل طور پر معاف ہو چکے ہےں لہذا انہےں پرےشان ہونے کی ضرورت نہےں ۔

تمام بڑی سچائےوں کی مانند اس کو بھی ابلےس نے بگاڑ دےا ہے ۔ہاں ےہ اےک اٹل حقےقت ہے کہ ےسوع مسےح نے اےک ہی بار مصلوب ہوکر عظےم قربانی دی ۔مگر وہ کس لےے قربان ہوا؟وہ اس لئے مرا تاکہ جو کوئی اےمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے (ےوحنا ۳:۱۶)۔ےسوع نے کہا ۔جب تک کوئی نئے سرے سے پےدا نہ ہووہ خدا کی بادشاہی کو دےکھ نہےں سکتا ۔(ےوحنا ۳:۳)

اگر اسرائےلی اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے ہےکل مےں آتے اور جانوروں کی قربانی چڑھاتے تھے ۔تو کےا مسےحےوں پر ےہ لازم نہےں کہ وہ توبہ کرنے کے لئے چرچ مےں آئےں ۔اور خدا کے برہ کی قربانی کو ےاد کرےں جو اُن کے گناہوں کا کفارہ دےنے کے لئے قربان ہوا؟پس شاگردوں کے ساتھ اُس کی آخری فسح اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ انہےں کےا کرنا چاہےے ۔ےسوع نے انہےں روٹی دے کر کہا "......ےہ مےرا بدن ہے جو تمہارے لئے ہے ۔مےری ےادگاری کے واسطے ےہی کےا کرو ۔اسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پےالہ بھی لےا اور کہا ےہ پےالہ مےرے خون مےں نےا عہد ہے جب کبھی پےو مےری ےادگاری کے لئے ےہی کےا کرو" ۔(۱۔ کرنتھےوں ۱۱:۲۴۔۲۵)

ےہ رسم مسےح کے ساتھ رفاقت رکھنے کو ظاہر کرتی ہے ۔ےسوع کے ساتھ رفاقت رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم غصے اور حسد کو جڑ سے اُکھاڑ دےں ۔اےسا کرنے سے ہم خود کو بُری سوچوں کی قےد مےں پڑھنے سے محفوظ کر سکتے ہےں ۔ کتنے لوگ اےسے ہےں جنہےں اس خاص دن علاحدہ کےا جائے گا تاکہ وہ کسی چےز سے محروم نہ رہےں ؟کتنے لوگ جانےں گے کہ ےہ توبہ کا دن ہے ؟توبہ کا مطلب ےہ نہےں کہ ہم صرف سادگی سے ےہ کہہ دےں کہ معاف کرےں۔ ہمےں آج نئے سرے سے گناہ کی منشا پر نظر کرنی چاہےے ۔

گناہ کےا ہے ؟خدا کے قائم کردہ اصولوں کی تابعداری کے برعکس کوئی بھی عمل کرنا ےا کچھ کہنا گناہ ہے ۔ےسوع نے کہا کہ مےں تورےت اور نبےوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے نہےں بلکہ پورا کرنے آےا ہوں ۔(متی ۵:۱۷)

اس نے کہا کہ ان دواحکام پر تمام تورےت اور انبےا کے صحےفوں کا دارومدار ہے ۔خدا وند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ اور دوسرا اس کی مانند ےہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ ۔(متی ۳۷:۲۲۔۳۹)

اگر ہم خدا اور اپنے پڑوسی سے محبت رکھتے ہےں، تو ہم اُس کے احکام کی نافرمانی نہےں کرسکتے ۔ہم جانتے ہےں کہ پڑوسی سے محبت رکھنے کا مطلب ےہ نہےں کہ وہ لوگ جنہےں ہم جانتے ہےں ۔

ہم خدا کی راہ مےں روپےہ خرچ کرنے کی بجائے اکثر اےسی چےزوں پر خرچ کرتے ہےں، جن کی حقےقت مےں ہمےں کوئی ضرورت نہےں ہوتی ہے۔ ہم دولت کو اپنا خدا بنالےتے ہےں ۔ہم خلق خداکی پرستش کرنے کی بجائے دولت کے خدا کی پرستش کرتے ہےں ۔اےسا کرنے سے ہم دسوےں حکم کی نافرمانی کرتے ہےں ۔شرےعت اور ےسوع مسےح بھی اس بات کا حکم دےتا ہے کہ دولت کی بجائے زندہ خدا سے محبت رکھو ۔ےسوع نے کہا

”کوئی آدمی دومالکوں کی خدمت نہےں کر سکتا کےونکہ ےا تو اےک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت ےا اےک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو

ناچےز جانے گا ۔تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہےں کر سکتے“ ۔(متی ۲۴:۶)

ہم اکثر اےسے کہتے ہےں ۔مجھے چرچ جانے کی کوئی ضرورت نہےں کےونکہ مےں اُن منافقوں سے بہتر ہوں جو ہر اتوار چرچ جاتے ہےں ۔اگر ہم اےسا کہتے ہےں تو بہت بڑا گناہ کرتے ہےں ۔کےونکہ ےہ روحانی تکبر ہے ۔اور اگر ہم مےں تکبر پاےا جاتا ہے تو پھر اپنے گناہوں پر نظر کرنے کی ضرورت محسوس نہےں کرتے ۔

ےسوع مسےح نے صرف کاہنوں اور تکبر کرنے والے فرےسےوں کے بارے مےں کہا کہ وہ بظاہر تو راستباز معلوم ہوتے ہےں لےکن اندر سے وہ نجاست سے بھرئے ہوئے ہےں ۔(لوقا ۴۰:۱۱۔۴۴)

وہ لوگ جو شادی کے علاوہ جنسی سرگرمےوں مےں سرگرم عمل ہوتے ہےں وہ خدا کے اس حکم کی نافرمانی کرتے ہےں کہ ”توزنا نہ کرنا“ ۔ےسوع مسےح نے کہا کہ اگر ہم اےسا کرنے کے بارے مےں سوچتے بھی ہےں تو ہم پہلے ہی زنا کر چکے ہےں ۔اُس نے ےہ بھی کہا ”عےب جوئی نہ کرتا کہ تےری بھی عےب جوئی نہ کی جائے“ (متی ۱:۷)۔پس جب ہم دوسروں پر تنقےد کرتے ہےں تو ےہ بھی گناہ ہے ۔ خدا کا بے فائدہ نام لےنا بھی گناہ ہے، کےونکہ اےسا کرنے سے ہم ساتوےں حکم کی نافرمانی کرتے ہےں ۔ہم مےں سے کوئی اےسا نہےں ہے جو شرےعت پر مکمل طور سے عمل کر سکتا ہے ۔

”کےونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہوں کی کوئی اور قربانی باقی نہےں رہی ....خدا وند اپنی امت کی عدالت کرے گا ....زندہ خدا کے ہاتھوں مےں پڑنا ہولناک بات ہے“ ۔(عبرانےوں ۲۶:۱۰۔۳۱)

جیسا کہ ہم روٹی اور مہ کے وارث ہیں۔ آئیں ہم خدا سے شریعت کی نافرمانی کرنے کی معافی مانگیں۔ توجہ کے بغیر ہم خداوند یسوع کے ساتھ رفاقت نہیں رکھ سکتے ہیں۔